وجعلناهم أئمة يدعون الى النار

عصرِ حاضر کا امام

از مولانا محمد اکرم اعوان

ادارہ نقشبندیہ اویسیہ
دارالعرفان
منارہ ضلع چکوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

ہمارے یہاں امام خمینی صاحب کا تعارف بطورِ مُسلم قوم کے نجات دہندہ کے کرایا جاتا ہے۔ جس کا ایک اثر یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اس پراپیگنڈہ سے صرف متاثر نہیں بلکہ مرعوب ہے اور امام خمینی کو واقعی اسلامی راہنما کی حیثیت سے بڑے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

کچھ سیاسی شخصیات اور جماعتوں کا رویّہ ان کا امیج بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے غالباً ان افراد یا جماعتوں کو فائدہ ہو مگر ملک قوم اور سب سے زیادہ نقصان مذہب کو ہے کہ جب کُفر کو اسلام سمجھا جانے لگے تو پھر اسلام کے لیے جائے پناہ کہاں ہو گی۔

مَیں نہیں چاہتا کہ اس تمہید کو زیادہ لمبا کیا جائے۔ نہ ان بیانات کو دہرانا چاہتا ہوں جن میں امام صاحب نے صدر پاکستان اور پاکستان کے خلاف اپنی بساط بھر زہر افشانی کی ہے نہ یہ رونا رونے کی ضرورت کہ ایران میں اہلِ سُنّت والجماعت کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور ان کی مذہبی حیثیت کیا ہے۔ نہ اس بات کا تذکرہ کہ پاکستان کے اندر کتنی

یا ایجنسیاں ایرانی سرمایہ پر یہاں بھی شیعہ انقلاب کے لیے رات دن سرگرم عمل ہیں۔ اور کس کس طرح شیعوں کو الیکشن لڑائے جاتے ہیں اعلیٰ مناصب تک پہنچایا جا رہا ہے بلکہ صرف ارشاداتِ خمینی نقل کر کے قاری پر چھوڑ دینا چاہتا ہوں کہ وہ جو رائے مناسب سمجھے عصرِ حاضر کے اس امام کے بارے متعین کر لے۔

یہ بات ضرور قابلِ ذکر ہے کہ اس کی امامت نے اثنا عشریہ کو ثلاثہ عشریہ بنا دیا۔ ہے کہ آج تک اپنی ایک ہزار سالہ تاریخ میں شیعہ حضرات بارہ اماموں کی امامت پر قائم تھے۔ مگر آج اس تیرھویں امام نے آ کر اور شیعہ نے اسے مان کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ شیعہ کا عقیدۂ امامت محض اپنا تراشا ہوا عقیدہ ہے اور اس میں رد و بدل کا انہیں اختیار ہے۔

امام کی پہچان

اب ذرا خمینی صاحب کا مقام ان کے اپنے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔

ذات باری اور عقیدۂ خمینی

ما خدائے را پرستش می کنیم و می شناسیم کہ کارہائش بر اساس خرد پائدار و بخلاف گفتہ ہائے عقل ہیچ کارے نکند۔

نہ آں خدائے کہ بنائے مرتفع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آں بکوشد و یزید و معاویہ و عثمان و ازیں قبیل چپاولچی ہائے دیگر را بمردم امارت دہد۔" (کشف اسرار صفحہ ۱۰۷ مصنفہ خمینی صاحب)

ترجمہ :- "ہم اس خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اسی کو پہچانتے ہیں جس کے کام عقل کی بنیاد پر پختہ ہوتے ہیں اور عقل کے خلاف کوئی نہیں کرتا۔ نہ اس خدا کو جو خدا پرستی عدالت اور دینداری کا ایک شاندار محل تیار کرے اور خود

ہی اس کی ویرانی کے درپے ہو اور یزید و معاویہ اور عثمان اور ان جیسے
دوسرے بد قماشوں کو انسانوں کی حکومت سپرد کر دے ۔"

اس عبارت سے عیاں ہے کہ امام صاحب کے عقیدہ کے مطابق خدا دو ہیں ایک وہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوتے ہیں اور خمینی صاحب اس کو مانتے اور پہچانتے ہیں اس کی عبادت کرتے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت نہیں ملتی کہ کس کی عقل کے مطابق شاید یہ معیاری عقل بھی امام ہی کی ہو گی ۔

اور دوسرا وہ خدا جس کے کام عقل سے دور ہیں اور وہ خود ہی دینداری کا محل بناتا ہے پھر اسے برباد کر دیتا ہے۔ خلفائے راشدینؓ و معاویہ و یزید جیسے لوگوں کو حکومت دیکر۔ اور کمال یہ کہ جس خدا کو خمینی صاحب ماننے کے لیے تیار نہیں وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ اور امام صاحب کا عقل کے تابع خدا تصویر حیرت بنا دیکھا کرتا ہے ساتھ ہی صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدین کے ساتھ جو رویہ اپنایا ہے اس کی وضاحت بھی ہو رہی ہے۔ یاد رہے یہ دو خدا کا عقیدہ نیا نہیں بلکہ مجوس سے لیا گیا ہے اسلام نے تو بنیاد ہی توحید باری پہ رکھی مگر عصر حاضر کا امام پھر سے دو خداؤں کا چکر چلا رہا ہے۔

اسلام ان عقائد اور اعمال کا نام ہے جو آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے جن کی بنیاد اللہ کی کتاب اور اس کے معانی کا تعیّن ارشادات رسول ﷺ اور آپؐ کے اولین شاگردوں کا عمل ہے جو انہیں آپؐ نے تعلیم فرمایا پھر انہوں نے آپؐ کے سامنے اسے عملی جامہ پہنایا اور سند رضا حاصل کی جسے خود اللہ کی کتاب نے جا بجا بیان فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی شخص عظمت و صداقت صحابہ کا انکار کرے تو اس نے اسلام کی بنیاد ہی ڈھادی اور نزول قرآن اور بعثت رسول کا ثبوت مٹانا چاہا۔ پھر صحابہؓ

کرامؓ میں مدارج ہیں مگر خلفائے راشدینؓ اپنی ترتیب خلافت کے مطابق تمام امت سے بلکہ انبیاء کے بعد سب امتیوں سے افضل ہیں یہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔ ذرا اس مقام پر امام صاحب کو ملاحظہ فرمائیں۔

فرماتے ہیں :۔

بشیخین کار نداریم ومخالفتہائے آنہا با قرآن وبازیچہ قرار دادن احکام خدا و حلال وحرام کردن از پیش خود وستمہائے کہ بفاطمہ دختر پیغمبرؐ واولاد او کردند جہل آنہا بدستورات خدا واحکام دین حتیٰ آنکہ ابوبکر دست دزد بریدہ ویکنفر را باتش سوزاند با آنکہ حرام بود وحکم کلالہ وجدہ را ندانست واجرای حد خدائے را درباره خالد بن ولیدؓ نکرد با آنکہ مالک بن نویرہ را کشت وہمان شب زن او را گرفتند (کشف اسرار از خمینی صاحب صفحہ ۱۱۱)

ترجمہ: شیخین سے ہمیں سروکار نہیں۔ قرآن سے ان کی مخالفت احکام الٰہی کو بازیچہ اطفال بنانا اور اپنی طرف سے حلال وحرام کی حدود متعین کرنا اور فاطمہ دختر پیغمبرؐ پر ان کی اولاد پر ظلم کرنا۔ اور احکام خدا اور دین سے ان کی جہالت کہ ابوبکر نے چور کا بایاں ہاتھ کاٹا ایک آدمی کو زندہ جلا دیا حالانکہ یہ حرام تھا۔ اور کلالہ اور دادی کے متعلق احکام کا علم نہیں تھا خالد بن ولیدؓ پر حد جاری نہ کی جبکہ اس نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور اسی رات اس کی بیوی کو اپنے قبضے میں لے لیا“

قبل ازیں حوالہ دیا جا چکا ہے کہ امام صاحب تو خدا تک سے خفا ہیں وہ خدا جس نے خلفائے راشدینؓ کو حکومت عطا کی وہ کسی اور خدا کے متلاشی ہیں۔ تو خلفاء راشدینؓ اور خصوصاً

شیخینؓ سے کب راضی ہوں گے مگر دیکھنا یہ ہے کہ واقعی یہ عقیدہ اسلامی ہے یا کیا ایسا امام مسلمانوں کا امام ہے؟ یہ دو خداؤں کی خدائی تو عہدِ جہالت کے مذاہب ہیں اسلام نے اسی کفر کو مٹا کر توحید باری سے دلوں کو روشن کیا اور صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفاء راشدینؓ اور پھر بالخصوص شیخینؓ ہی وہ عالی مرتبت ہستیاں ہیں جنہوں نے اسلام کو چار دانگ عالم میں پہنچایا اور انسانیت کو جور و جفا سے بچا کر سلامتی کی راہ دکھائی حتیٰ کہ مہاجرین و انصار سابقون الاولون کی غلامی اور اتباع ہی معیار ایمان و اسلام قرار پایا۔ (والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ)

اب جو شخص ان بزرگوں کو ہی مسلمان تو کجا شریف آدمی ماننے پر تیار نہیں اس سے صرف اس بات پہ اختلاف نہیں بلکہ سوچنا یہ پڑے گا کہ جو تصوّرات و عقائد یہ آدمی پیش کریگا وہ یقیناً ان عقاید کے خلاف ہوں گے جو آقائے نامدار ﷺ نے تعلیم فرمائے اور صحابہؓ نے روئے زمین پہ پہنچائے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ صرف اتنا جان لینا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا دنیا میں جس نے مجھ پہ احسان کیا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا۔ مگر ابوبکرؓ اس کے احسانات کا بدلہ میرا پروردگار ہی چکائے گا ابوبکر صدیقؓ واحد ہستی ہے کہ غیر انبیاءؑ جس کی ذات کو اللہ کی معیّت ذاتی حاصل ہے اولیاء کو معیت صفاتی نصیب ہوتی ہے مگر اس کا مدار ولی کے اوصاف ہیں جیسے ان اللہ مع الصابرین اگر وصف صبر میں تبدیلی آئے تو معیّت سے محروم ہو جائے گا۔ نبی کو معیت حاصل ہوتی ہے اور نبی کی ذات کیونکہ نبوت اس کی ذات کا خاصہ قرار پاتا ہے مگر معیّت صفاتی ہوتی ہے جسے اِنّی معکما اسمع و اریٰ۔ مگر انبیاء میں آقائے نامدار ﷺ اور غیر انبیاء میں ابوبکر صدیقؓ دو ایسی ہستیاں ہیں جن کی ذوات کو معیتِ ذاتی حاصل ہے جیسا کہ ارشاد ہوا "ان اللہ معنا" ہر تائیں ابوبکرؓ

کی ذات داخل ہے۔ ذرا یہاں امام صاحب سے رائے لیں تو فرماتے ہیں۔

" ایناں بکار دفن پیغمبر مشغول بودند کہ جلسہ سقیفہ ابوبکر را بحکومت انتخاب کرد و ایں خشتِ کج بنا نہادہ شد"

ترجمہ :" یہ لوگ پیغمبر کے دفن کے کام میں مشغول تھے کہ سقیفہ بنی سعد میں لوگوں نے ابوبکر کو حکومت کے لیے انتخاب کر لیا اور یہ کجروی کی بنیادی اینٹ تھی "(کشف اسرار خمینی ص۱۱۲)

ذرا ان سے کوئی پوچھے کہ آپ کا وصال پیر کو ہوا دفن بدھ کو ہوئے تو یہ لوگ کب سے کب تک مصروف رہے اور جلسہ کب ہو گیا یا جلسہ کر کے منتخب کرنے والے لوگ کون تھے؟ وہی جنہوں نے تیئیس برس مسلسل نبی کریم ﷺ سے اخذ فیض کیا اور جو اسلام کا عملی نمونہ تھے جن کے بارے میں ارشاد ہے۔

(کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان) اور جن کے متعلق فرمایا اولئك ھم الراشدون۔

اور پھر خود شیعہ محققین کی تحقیق بھی دیکھو (روضۃ الصفا طبع لکھنو ص۴۳۲)

امیر المومنین علیؓ چوں استماع نمود کہ مسلمانان بر بیعت ابوبکر اتفاق نمودند بتعجیل از خانہ بیروں آمد چنانچہ ہیچ در بر نداشت بغیر از پیراہن نہ ازار نہ ردا ہمچناں نزد صدیق رفتہ با و بیعت نمود بعد اناں فرستادند تا جامہ مجلس آوردند"

ترجمہ :۔ امیر المومنین علیؓ نے جب سنا کہ مسلمانوں نے بیعتِ ابوبکرؓ پر اتفاق کر لیا ہے تو بڑی جلدی سے گھر سے باہر آگئے اور پیراہن کے بغیر کچھ تن پر نہ تھا نہ چادر نہ ازار اسی حالت میں صدیق کے پاس گئے اور بیعت کر لی۔ پھر گھر سے کپڑے منگوا لئے"

کمال ہے بھائی اگر یہ خشت کج تھی تو حضرت علیؓ سمیت تمام صحابہ تو اس کی زد میں آگئے اب نہ جانے امام صاحب اسلام کہاں سے لیں گے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دوسری ہستی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہے جن کی فضیلت میں صرف ایک بات کافی ہے کہ یہ وہی عمرؓ ہے جو اللہ کریم کے رسولؐ نے اللہ کریم سے اسلام کیلئے مانگ کر لیا تھا۔ اور جس نے روئے زمین سے قیصر و کسریٰ کے مظالم کا خاتمہ کر کے اسلامی عدل و انصاف کو پھیلایا اور دین کی عظمت کو عالم پر آشکار کیا۔ ذرا ان کی بھی سنیئے۔ فرماتے ہیں۔

"و عمر کارہائش بیش ازاں است کہ گفتہ شود مثل امر کردن بہ سنگسار کردن زن حاملہ و زن دیوانہ با اینکہ امیرالمؤمنین او را از آن نہی کرد و اشتباہ گفتن در حکم مہر و یک زن از پشت پردہ خطائے او را گرفت آنگاہ عمر گفت ہمہ مردم حتی زنہائے پشت پردہ احکام خدا را از من بہتر دانند و برخلاف حکم خدا و پیغمبر متعہ حج و زنہا را حرام کرد و در خانہ پیغمبر آتش زد" (کشف اسرار خمینی ص ۱۱۱)

ترجمہ: "عمر کی کارستانیاں تو شمار میں بھی نہیں آسکتیں مثلاً حاملہ اور دیوانی عورت کو سنگسار کرنیکا حکم دینا حالانکہ امیرالمومنین نے منع بھی کیا۔ اور مہر کے بارے ناواقفیت اور ایک پردہ نشین عورت کا ان کی غلطی پکڑنا اور عمر کا یہ کہنا کہ ہر کوئی حتیٰ کہ پردہ نشین بھی اللہ کے احکام مجھ سے بہتر جانتی ہے اور اللہ اور رسول کے حکم کے خلاف متعہ حج اور عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کرنا اور رسول کے گھر کو نذر آتش کرنا وغیرہ"۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ اللہ کا رسول تو فرمائے میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا

اور ان صاحب کا حال یہ ہے جو اوپر عرض کیا ہے تو ظاہر ہے امام تو ہیں مگر ایسے جو دوزخ کی طرف سے چلانے والے۔

ان سطور پر تبصرہ لکھنا مقصود نہیں بلکہ یہ سب قاری کی صواب دید پر ہے۔ اب وہ اس سے کیا نتیجہ اخذ کرتا ہے ہمارا مقصد صرف امام صاحب کے چہرے کا نقاب اٹھانا ہے اور بس۔ ان خرافات کو نقل کرنا بھی آسان نہیں ورنہ ان صاحب نے تو کشف اسرار میں صفحہ ۱۱۳ سے ص۱۲۰ تک صحابہؓ کے متعلق اور بالخصوص شیخینؓ کے بارے وہ کچھ کہا ہے جو ایک غالی اور سبی رافضی بھی نہ کہتا ہوگا۔ اور بالآخر یہ تک کہہ دیا کہ "اللہ کا رسول احکام خداوندی کے پہنچانے میں لوگوں سے ڈرتا تھا۔ اس لیے صحیح بات نہ پہنچا سکا"، اور پھر کہتا ہے کہ پیغمبر کو ڈرنا ہی چاہیئے تھا حالات ہی ایسے تھے۔ لو قصہ ہی تمام ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے دین پہنچایا ہی نہیں تو پھر کسی پر کیا گلہ۔ اور یہ نرالی منطق تو آج تک کوئی بڑے سے بڑا کافر بھی نہ کہہ پایا مشرکین بکتے رہے کہ آج تک کفر بھی اسلام کے مقابلے پہ ڈٹا رہا یہ کسی نے نہ کہا کہ یہ بھی کفر ہی کی ایک قسم ہیں اور مسلمان دنیا میں نہ کوئی ہے نہ اسلام کہیں پایا جاتا ہے آپ دیکھیں کہ سیدنا عمرؓ سے تو امام خفا ہے کہ عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا سبحان اللہ! ذرا عمر دیکھو امام کی اور شوق ملاحظہ ہو۔ اب رسالت پہ کیا وار کرتا ہے۔

"جملہ کلام آنکہ ازیں آیت بوسیلہ ایں قرآن و نقل احادیث کثیر معین شود کہ پیغمبر در تبلیغ امامت خوف مردم داشتہ۔ واگر کسے رجوع بتواریخ و اخبار کند می فہمند کہ ترس پیغمبر بجا بود۔" (کشف اسرار ص۱۳۱)

ترجمہ: "مختصر یہ کہ اس آیت اور ان قرآن کے ذریعے اور بہت سی احادیث سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امامت کی تبلیغ کے سلسلے میں اللہ کا رسول

لوگوں سے ڈرتا تھا اور اگر کوئی شخص تاریخ اور اخبار کی طرف رجوع کرے تو یہ حقیقت اس کی سمجھ میں آجائے گی کہ پیغمبر کا لوگوں سے ڈرنا بجا تھا"

چلو خلاص یعنی ان صاحب کے نزدیک دین کی بنیاد عقیدۂ امامت ہے اب ان کی مزعومہ امامت اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیمات سے ثابت نہیں تو فرماتے ہیں۔ وہ تو ڈرتے تھے نہ بتا سکے اب یہ دلیر آئے ہیں یہی بات لوگوں کو سکھائیں گے اور چودہ صدیوں میں جو عظیم ہستیاں گذر چکی ہیں وہ تو ان کی تعلیم سے بہرور نہ ہو سکیں بالفاظِ دیگران کا اسلام درست نہیں تھا نعوذ باللہ من ذلک اور اب یہ عصرِ حاضر کے امام اسلام کی مکمل تصویر دکھانے چلے ہیں جو اول تا آخر نہ صرف عقائد کا خون کرتی بلکہ انسانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے اور کھیل رہی ہے جس نے چنگیز و ہلاکو کو شرما دیا ہے۔ ذرا ان کو شیعہ کتب میں سے حضرت علیؓ کا قول نہ دکھا دیں کہ وہ ان کے بارے کیا فرماتے ہیں۔ مناقب شہر ابن آشوب جلد ۳ صفحہ ۶۳ اور مجمع الفضائل ترجمہ مناقب شہر ابن آشوب جلد ۲ صفحہ ۲۷۶۔

قال امیر المومنین علیہ السلام من لم یقل انی رابع الخلفا فعلیہ لعنۃ اللہ

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جو یہ نہ کہے کہ میں چوتھا خلیفہ ہوں اس پہ اللہ کی لعنت۔

یہ سند ہے امام صاحب اور ان کے ہمنوا حضرات کے لیے کہ روزِ محشر بھی کام آئے گی اور دنیا میں بھی حق و باطل کا فیصلہ کیے دیتی ہے اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کیسے امام ہیں اور خلق خدا کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔

جفائیں بھی ہیں فریب بھی ہے نمود بھی ہے نگار بھی ہے
اور اس پہ دعوئ حق پرستی اور اس پہ یاں اعتبار بھی ہے

محمد اکرم اعوان دارالعرفان ضلع چکوال،